جاپانیوں کے دل حسن اخلاق اور اعلیٰ نمونے سے جیتیں

جاپانی قوم کے اخلاق کا تذکرہ نیز واقعہ چک سکندر

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۸ / جولائی ۱۹۸۹ء بمقام ناگویا جاپان)

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:۔

جماعت احمدیہ کے صد سالہ تشکر کے سال میں تمام دنیا کی جماعتوں کی یہ خواہش تھی کہ میں اگر وہاں نہیں جا سکتا تو کم سے کم ان کے قریب کسی ملک میں آجاؤں تا کہ زیادہ سے زیادہ احمدی دوستوں کو اس خاص سال میں ملاقات کا موقع مل سکے۔

اس سلسلہ میں یہ تو ممکن نہیں تھا کہ بیک وقت ساری دنیا کے ممالک کا یا ان ممالک کا دورہ ہی کیا جا سکے جو بطور مراکز مقرر کئے جائیں لیکن یہ ممکن تھا اور یہی کیا گیا کہ مختلف حصوں میں یہ دورہ مکمل کیا گیا۔ افریقہ کا دورہ تو گزشتہ صدی کے آخر پر ہی شروع کیا گیا تھا تا کہ کچھ وقت بچ جائے اور گزشتہ صدی کے آخر پر آئندہ صدی کی تیاری کے سلسلہ میں ان کو ہدایات دی جاسکیں۔ کچھ یورپ کا دورہ نئے سال میں شروع کیا گیا اور سب سے پہلا دورہ آئر لینڈ کا تھا جہاں نیا مشن کھولا گیا تھا۔

اس کے بعد یہ World Tour شروع ہوا ہے جس میں جاپان وہ آخری ملک ہے جو اس دورے میں شامل کیا گیا۔ اس کے بعد انشاء اللہ جلسہ سے فراغت کے بعد پھر بقیہ دنیا کے جن ممالک تک بھی رسائی ہو سکتی ہے انشاء اللہ وہاں جانے کی کوشش کی جائیگی لیکن سب سے اہم دورہ میرے نزدیک ہندوستان کا ہوگا اگر حالات سازگار رہے، اگر حکومت ہندوستان نے اجازت دی جیسا کہ بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ وہ اجازت دیں گے اور اگر ایسے امکانات ہوئے کہ پاکستان سے بھی

کثرت سے دوست وہاں تشریف لاسکیں تو میرے نزدیک اس سارے سال کا سب سے اہم سفر قادیان کا سفر ہوگا کیونکہ ایک سوسال کے بعد وہاں پھر جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق ملے گی جس میں جماعت کی نمائندگی میں خلیفۃ المسیح خود شامل ہو اور باقی جماعت کے نمائندگان بھی شامل ہوں۔

اس سلسلہ میں پہلے تو میں دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ اس بات کو یاد رکھیں اور خصوصیت سے پاکستان کے حالات کے لئے دعا کریں کہ وہاں حالات ایسے سازگار ہو جائیں کہ جلسہ پر تشریف لانے والوں کے لئے کوئی دقتیں نہ ہوں ورنہ ایک بہت ہی تکلیف دہ شکل پیدا ہو جائے گی کہ جلسہ پر آنے والوں سے مقامی ملاّں اپنا انتقام لے رہے ہوں گے اور ان کو ہر طرح سے دکھ پہنچانے کی کوشش کریں گے۔ یہ وہ فکر ہے جس کی وجہ سے طبیعت میں کچھ تر ددر ہتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حالات بدل دے اور یہ یقین ہو کہ پاکستانی احمدی بغیر تکلیف کے اس جلسہ میں شرکت کر سکیں گے تو میرے نزدیک یہ بہت ہی اہم جلسہ ہے۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اب پیشتر اس کے کہ میں جاپان کے سفر کے متعلق کچھ باتیں کہوں میں چک سکندر کے ہولناک اور دردناک واقعہ سے متعلق آپ کے سامنے کچھ باتیں رکھنی چاہتا ہوں۔

مجھ سے یہ سوال کیا گیا تھا کہ چک سکندر کے متعلق تفصیلات بتائیے۔ یہ مضمون ایسا مشکل ہے بیان کرنا کہ اس مجلس میں تو میں نے ٹال دیا اور بلکہ یہ جواب دیا کہ پہلا خطبہ اس موضوع پر ہے آپ اس کو سن لیجئے۔ وہ خطبہ انشاء اللہ یہاں پہنچ جائے گا اس میں عمومی تفاصیل ہے۔ مزید میں یہاں آج یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس خطبہ میں میں نے یہ ذکر کیا تھا کہ قرآن کریم کی جن آیات کی میں نے تلاوت کی ہے ان سے پتا چلتا ہے کہ جماعت پر اس قسم کے حالات آئیں گے کہ ان کو آگ کا عذاب دیا جائے گا اور آگ سے ان کے گھروں کو جلانے کی کوشش کی جائے گی اور جو لوگ اس بات کو دہرائیں گے ان پر خدا کا عذاب بہت شدت سے نازل ہوگا اور ان کو بہت سختی سے خدا تعالیٰ کی ملامت کا نشانہ بنایا جائے گا اور خدا تعالیٰ اپنی پکڑ کو دہرائے گا جس طرح عذاب دہرانے والوں نے اپنے عذاب کو دہرایا ہے۔

اس مضمون کو بیان کرتے ہوئے میں نے یہ بتایا تھا کہ دو Aspects دو مشکوک جماعتیں ہیں جن کے متعلق یہ شک کیا جا سکتا ہے کہ وہ اپنے پہلے فعل کو، پہلے ظلم کو دہرائیں اور عجیب اتفاق ہے

کہ موجودہ حالات میں وہی دونوں جماعتیں اس وقت حکومت میں ہیں۔ سب سے پہلے مسلم لیگ جس نے پنجاب میں ۱۹۵۳ء میں یہ مظالم کا دور شروع کیا اور باقاعدہ مولویوں کی سر پرستی کر کے کثرت کے ساتھ احمدی گھروں کو جلایا گیا اور ہر طرح سے ان کو عذاب دینے کی کوشش کی گئی۔ دوسرا پیپلز پارٹی جس نے باوجود اس کے کہ جماعت کے اس پارٹی پر بے انتہا احسانات تھے احسان فراموشی کا ایک تاریخی مظاہرہ کیا اور ۱۹۷۴ء میں اسی پارٹی کی حکومت میں سرگودھا کے کثرت سے گھر جلائے گئے اور اس وقت پنجاب کی حکومت پیپلز پارٹی کی حکومت تھی۔

تو میں نے کہا یہ پچھلے خطبہ میں جو باتیں بیان کیں ان میں ایک یہ بھی بات تھی۔ یہ اتفاقی حادثات نہیں ہیں۔ قرآن کریم کی آیات ان حالات پر بعینہٖ چسپاں ہو رہی ہیں۔ کوئی ایسی جماعتوں کا ذکر ہے جو ایک دفعہ جماعت کے گھر جلائیں گی اور پھر دوبارہ طاقت پکڑیں گی اور دوبارہ وہی کام کریں گی اور ان کے لئے شدت سے عذاب کی خبر ہے۔ اس وقت مجھے چونکہ پورے حالات کا علم نہیں تھا اس لئے میں نے کہا کہ ہوسکتا ہے پیپلز پارٹی بھی ملوث ہو اس کی مرکزی حکومت کیونکہ آئی جی پولیس ان کا مقرر کردہ ہے۔ اور چونکہ جماعت چک سکندر پہ مظالم میں سب سے بڑا دخل پولیس کا تھا جب تک پولیس نہیں آئی ہماری احمدی عورتوں نے دشمن کے چھکے چھڑائے ہوئے تھے اور بڑا بھاری دباؤ تھا ان پر۔ ان کو جرأت نہیں تھی کہ گھروں کے قریب آسکیں اور صرف احمدی عورتیں مقابلہ کر رہی تھیں چند ایک نوجوان تھے باقی چونکہ بوڑھے اور کمزور لوگ ہیں اکثر نوجوان ہجرت کر چکے ہیں اس لئے مقابلہ ان بظاہر مردوں کا چند عورتوں کے ساتھ تھا لیکن پولیس نے آکر پھر خود تمام احمدیوں کو نہتا کیا۔ آٹھ زخمی عورتیں تھیں ان کو قید کیا گیا اور باقی احمدیوں کو بھی قید کر کے صرف چند ایسے لوگ پیچھے چھوڑ دیئے گئے جو کسی طرح بھی مقابلہ نہیں کر سکتے تھے۔ پھر دشمن کو دعوت دی کہ جو کچھ ظلم کرنا ہے کرو اور ظلم اور سفا کی کی حد یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے جہاد کے موقع پر بھی جہاں جائز دفاع ہے جو ہدایات دی ہیں ان میں سے ہر ایک کی نافرمانی کی گئی بلکہ اس سے بھی آگے بڑھ گئے۔ آپ نے فرمایا عورتوں پر ہاتھ نہیں اٹھانا، بچوں پر ہاتھ نہیں اٹھانا، کمزوروں اور بوڑھوں کو کچھ نہیں کہنا اور وہاں بظاہر یہ اسلامی جہاد کرنے والوں کا حملہ عورتوں، بوڑھوں اور بچوں پر تھا اور بچی بھی ایک شہید ہوئی اور مرد بھی بعض شہید ہوئے لیکن اصل مقابلہ احمدی بوڑھوں، بچوں اور عورتوں کا تھا جو ان کے مرد کہلانے والوں سے

ہو رہا تھا۔

دوسرا پہلو یہ کہ سفا کی کہ حد یہ ہے کہ بڑے سے بڑے مظالم میں بھی جانوروں کو نہیں مارا جاتا لیکن انہوں نے چُن چُن کے احمدی جانوروں کو مارا اور پھر ان کو آگیں لگائیں اور ان کے پنجر ہمارے جو نمائندگان تھے پریس کے انہوں نے جا کر دیکھے اور انہوں نے تصویریں شائع کی ہیں۔ تو جو سفا کی کی حد ہوتی ہے وہ اس تک پہنچ چکے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو نقشہ کھینچا تھا کہ ایک جاہل وحشی قوم ہے جو میرے باغ پر حملہ کر رہی ہے، اس کو اجاڑنے کی کوشش کر رہی ہے وہ تصویر بعینہٖ ان حالات پر صادق آتی ہے۔

اس لئے جو خدائی نصرت کے وعدے ہیں اور خدا تعالیٰ کی طرف سے قرآن کریم میں خبر تھی کہ میں انتقام لوں گا اس کے پورا ہونے کے متعلق کوئی احمدی واہمہ بھی نہیں کر سکتا کہ نہیں ہوگا۔ کوئی دور کا بھی شک نہیں کیا جا سکتا کیونکہ چودہ سو سال پہلے جو کلام نازل ہوا ہے حضرت محمد مصطفی ﷺ پر اس نے جو نقشے کھینچے ہیں بعینہٖ ہم نے اپنی آنکھوں کے سامنے ان کو پورا ہوتے دیکھ لیا ہے۔ صرف اب ہم نہیں کہہ رہے جب یہ حالات گزر چکے ہیں بلکہ ۱۹۴۵ء میں حضرت مصلح موعودؓ نے قرآن کریم کی اسی سورۃ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھا کہ آج تک امت مسلمہ میں یہ واقعات نہیں گزرے اور یہ قرآن کریم کی دراصل پیشگوئی ہے اور یہ پیشگوئی جماعت احمدیہ کے اوپر پوری ہونے والی اور جماعت احمدیہ کے گھر جلائے جائیں گے، ان کے سامان جلائے جائیں گے اور دشمن بیٹھ کر تماشے دیکھیں گے اور جب یہ اس فعل کو دہرائیں گے تب خدا کی پکڑ ان پر نازل ہوگی۔

اس لئے کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ جب واقعہ ہو گیا تو تم نے اپنی طرف منسوب کر لیا۔ ۱۹۴۵ء میں اس کا وہم و گمان بھی نہیں تھا جماعت کو اور حکومت بھی اس وقت غیر جانبدار حکومت تھی اور جو مرضی انگریز کو کہیں اس میں انصاف ضرور تھا۔ ان حالات میں حضرت مصلح موعودؓ کا قرآن کی تفسیر کر کے اتنی وضاحت کے ساتھ آئندہ زمانے کے متعلق یہ بیان کرنا آپ وہ تفسیر پڑھیں تو آپ حیران رہ جائیں۔ یوں لگتا ہے جو حالات گزرے ۱۹۵۳ء میں یا بعد میں۔ اب وہ حضرت مصلح موعودؓ کے سامنے فلم کی صورت میں چل رہے تھے اور تفسیر صرف قرآن کریم کی اس سورۃ کی کر رہے تھے جس کی میں نے پچھلے جمعہ میں تلاوت کی تھی۔

جو حالات بعد میں سامنے آئے مزید ان سے پتا چلتا ہے جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا کہ مرکزی حکومت کا اس میں دخل نہیں ہے بلکہ خالصۃً پنجاب کی مسلم لیگ کی حکومت کا جماعت اسلامی کے ساتھ جوڑ ہوا ہے اور ان دونوں نے یہ سازش پکائی ہے باقاعد حکومت کی سطح پر اور اس ظلم میں ڈی سی اور ایس پی پوری طرح شامل تھے اور مقامی ممبر پارلیمنٹ پنجاب کا وہ ان کو ہدایتیں دے رہا تھا اور پنجاب کی حکومت کے احکامات ان تک منتقل کر رہا تھا۔ اس سے پتا چلتا ہے کہ مسلم لیگ نے اس بات کو دہرایا ہے اور ۱۹۵۳ء میں بھی وہی ذمہ دار تھی۔ ایک لمبا عرصہ قریباً چھتیس سال خدا تعالیٰ نے اس جرم میں ان کو ذلیل و رسوا کیا اور اتنی بڑی پارٹی جو پاکستان کے قیام کا موجب بنی جس نے سارے ہندوستان میں مخالفت پر فتح پائی۔ ہندوؤں اور سکھوں کی عظیم طاقت کو توڑ کر پاکستان بنانے میں کامیاب ہوئی۔ احمدیت پر مظالم کے نتیجے میں ایسی ذلیل و رسوا ہوئی کہ یوں لگتا تھا کہ سیاست سے اس کی ہمیشہ کے لئے صف لپیٹ دی گئی ہو لیکن جیسا کہ قرآن کی پیشگوئی سے پتا چلتا تھا ان کو دوبارہ موقع ضرور ملنا تھا اور دوبارہ انہوں نے آزمائے جانا تھا اور اس آزمائش پر یہ پورے نہیں اترے اور وہی جہالت، وہی سفاکی، وہی بے حیائی انہوں نے دوبارہ ظاہر کی جو اس سے پہلے ایک دفعہ کر چکے تھے اور عجیب اتفاق ہے کہ اس وقت بھی جماعت اسلامی ان کے ساتھ تھی۔ یعنی نام نہاد جماعت اسلامی جس کا اسلام سے کوئی دور کا بھی تعلق نہیں اور اب بھی وہی ہے ان کا کرتا دھرتا اور ان کی مشیر۔ تو حالات بعینہٖ اسی طرح دوبارہ ظاہر ہوئے ہیں۔

ایک اور چیز جو میں نے بیان کی تھی اس میں بھی درستی ضروری ہے۔ مجھے اس وقت یہ خیال آیا تھا کہ چونکہ یہ عید کے موقع پر واقعہ ہوا ہے اور قربانی کی عید کے موقع پر ہوا ہے اور کیونکہ وہ عید اس دن واقع ہوئی جس دن حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب ؓ کی عظیم شہادت واقعہ ہوئی اس لئے اس میں خدا کی طرف سے جماعت کو کوئی پیغام تھا کہ تمہارے لئے ابھی قربانیوں کا دور باقی ہے اور ان قربانیوں کا بدلہ ہم دیں گے تمہیں جزا کی صورت میں اور تمہارے دشمنوں کو سزا کی صورت میں کیونکہ صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کو شہید کرنے والوں پر خدا تعالیٰ نے پھر اپنی پکڑ ڈھیلی نہیں کی فوراً بعد بھی ان کو عذاب میں مبتلا کیا اور آج تک جو افغانستان میں گزر رہا ہے یہ ساری ان کی وہی بدبختی ہے کہ ایک عظیم الشان معصوم کو انہوں نے شہید کیا تھا۔

میں نے یہ نتیجہ نکالا کہ ہوسکتا ہے اللہ معاف کرے پاکستان پر بھی ایسے ہی حالات ہوں لیکن بعد میں جب میں نے مزید غور کیا اور طبیعت بھی دعا کی طرف مائل ہوئی کیونکہ دل نہیں چاہتا کہ ہمارے وطن پر ویسے ہی حالات پیدا ہو جائیں تو مجھے یہ تسلی ہوئی کہ پاکستان سے خدا تعالیٰ کی تقدیر یہ سلوک نہیں کرے گی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ عوام الناس کا جہاں تک تعلق ہے وہ اس جرم میں شامل نہیں ہیں۔ ہر جگہ جہاں بھی موقع ملا ہے پاکستان کے عوام الناس کو انہوں نے مولویوں کی مخالفت کرتے ہوئے اس کی باتوں میں کھیلنے سے انکار کر دیا ہے اور باوجود اس کے کہ فوراً بعد یہ لوگ کھاریاں پہنچے اور دیگر دیہات میں جا کر اشتعال کی کوشش کی انہوں نے صاف انکار کر دیا کہ ہم اس ظلم میں تمہارے ساتھ شریک نہیں ہوں گے۔

اس طرح کثرت سے ایسے واقعات سامنے آتے ہیں کہ مظالم کے وقت ہمسایوں نے مدد کی۔ شہر کے لوگوں نے ہر طرح سے خیال رکھا۔ تو اس لئے یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نیک سلوک کرنے والوں کے ساتھ وہ سلوک کرے جوان لوگوں سے ہوتا ہے جہاں قوم کی قوم کے دل سخت ہو چکے ہیں۔

تو ہمیں دعا بھی کرنی چاہئے اور امید بھی رکھنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ پاکستان کو ظلم میں اس حد تک بڑھنے سے روک دے گا جس کے بعد قوموں کی ہلاکت کے فیصلے کئے جاتے ہیں اور اس ملک کو خدا تعالیٰ آنحضرت ﷺ کے دین کی اشاعت کا از سرِ نو مرکز بنا دے گا۔

اب میں جماعت احمدیہ جاپان کو جاپان سے متعلق کچھ نصیحت کرنی چاہتا ہوں۔ جیسا کہ میں نے اپنے دورے میں بیان کیا ہے مختلف مجالس میں پریس کانفرنسز میں یہ اتنی با اخلاق قوم ہے کہ باوجود اس کے کہ میں نے بہت دنیا پھری ہے، بہت قریب سے دنیا کو دیکھا ہے آج تک میں کسی قوم کے اخلاق سے اتنا متاثر نہیں ہوا جتنا جاپانی قوم کے اخلاق سے متاثر ہوا ہوں۔ ان کے اندر سچائی ہے، اور اتنی واضح ہے ان کی سچائی کہ شاید ہی کسی قوم میں اس کثرت سے سچ بولنے والے موجود ہوں جتنی جاپانی قوم میں ہیں۔ ان کے اندر باوجود دنیا کی عظیم بڑائیوں کے بڑے بڑے ممالک کو انہوں نے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیا ہے۔ پھر بھی انکسار موجود ہے اور یہ ایک بہت ہی بڑا خلق ہے جس کو اللہ تعالیٰ ہمیشہ پیار اور محبت کی نظر سے دیکھتا ہے۔

تکبر سے خدا کو نفرت ہے اور انکسار سے محبت ہے اور حضرت رسول اکرم ﷺ نے بار بار

اس مضمون پر روشنی ڈالی ہے۔تو خدا سچ ہے اور سچائی سے محبت کرتا ہے۔اس قوم میں سچائی موجود ہے۔ خدا اپنی بڑائی کے باوجود اپنے ذلیل ترین بندوں پر بھی رحمت سے جھکتا ہے۔ یہ خدا کے انکسار کی ایک شکل ہے اور اس قوم میں انسانی نقطہ نگاہ سے ہر قسم کے انکسار کی خوبیاں پائی جاتی ہیں۔ پھر یہ اپنے معاملات میں صاف ہیں اور معصوم ہیں۔اعتماد کرتے ہیں کیونکہ یہ خود وعدوں کے سچے ہیں۔اس پہلو سے بعض بدقسمت قوموں نے ان کو نقصان بھی پہنچایا اور یہاں آ کر بد مثالیں بھی قائم کیں اور چونکہ وہ لوگ اب اکثر مسلمان ممالک سے تعلق رکھتے تھے اس لئے اسلام کی بہت ہی گندی اور بھیانک تصویر یہاں قائم کی گئی ہے۔

جماعت احمدیہ کا یہ فرض ہے، آپ میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ یہ تینوں اخلاق جن کی میں نے بات کی ہے ان سب میں آپ ان سے آگے بڑھنے کی کوشش کریں کیونکہ آپ کے پیچھے ایک عظیم الشان مذہب کی تعلیم ہے۔انہوں نے یہ اخلاق اپنے لمبے انسانی تجربے سے سیکھے ہیں۔اس لئے آپ کا فرض ہے کہ ان کی اسلام کی غلط تصویر کو اپنے اعلیٰ حسن اخلاق کے ذریعے مٹائیں اور اس کی بجائے بہتر نقش ان کے دلوں پر جمائیں۔یہی ایک رستہ ہے جس کے ذریعے جو گزشتہ مظالم کئے گئے ہیں اسلام پر ان کی تلافی ہو سکے۔

پھر خمینی کا قصہ، پھر دوسرے اس قسم کے معاملات، کچھ اوپر سے مغربی قوموں کا زبردست پروپیگنڈا۔ یہاں تو اسلام کی تصویر ایسی بھیانک بن چکی ہے کہ سمجھ نہیں آتی کہ کس طرح ان کے دل صاف کئے جائیں۔پس سوائے اس کے میرے نزدیک اور کوئی چارہ نہیں کہ احمدی ان اخلاق میں ان سے آگے بڑھیں جن اخلاق میں یہ دنیا کے لئے نمونہ بن چکے ہیں اور حسن سلوک اور محبت اور پیار سے ان کو سمجھائیں کہ اصل اسلام یہ ہے جو ہم تمہارے سامنے اپنے نمونہ سے پیش کر رہے ہیں۔

ایک اور چیز اس قوم کے متعلق میں نے محسوس کی ہے وہ حد سے زیادہ ذہین ہیں اور ذہانت اور خلق جب دونوں مل جائیں تو اس کے نتیجے میں قوموں کو بہت بڑی عظمت حاصل ہو جاتی ہے۔میں آج پریس کے انٹرویو میں یہ ذکر ان سے کر چکا ہوں کہ میرے نزدیک آپ کی انڈسٹری کی کامیابی کی بہت بڑی وجہ اعلیٰ اخلاق اور ذہانت ہیں۔ یہ دونوں جب صنعت میں اپنا جلوہ دکھاتے ہیں تو دنیا کی دوسری قومیں اس صنعت کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔اخلاق کی وجہ سے ان کے اندر یہ ہر وقت خواہش ہوتی

ہے کہ دوسرے کو خوش کریں اور ذہین ہونے کی وجہ سے ان کو طریقہ معلوم ہو جاتا ہے کون سی باریکی اختیار کریں کہ دوسرا خوش ہو جائے گا۔ ان کے کیمروں میں، ان کی ویڈیوز میں، ان کی کاروں میں جتنی بھی بنائی جاتی ہیں وہ اس اخلاق کی ذہانت کے ساتھ جو بندھن پیدا ہوتا ہے اس کے Digits نتیجے میں بنتی ہیں اور Digits کے معاملے میں یہ ساری دنیا کو لیڈ کر رہے ہیں۔ کوئی چیز جاپانی ہو یہاں تک کہ ٹائلٹ میں بھی آپ چلے جائیں تو وہاں جاپانی ذہانت آپ کو دکھائی دے گی۔ یہ چاہتے ہیں کہ خوش کریں اور کسی کو کوئی تکلیف نہ پہنچے اور چونکہ ذہین ہیں اس لئے وہ رستہ سوچ لیتے ہیں کہ ہاں یہ ہم کریں گے تو یہ آرام رہے گا اور آنے والا، استعمال کرنے والا خوش ہوگا۔

یہ خلق باقی قوموں میں نہیں ہے۔ سخی ہیں، اعلیٰ اخلاق بھی پائے جاتے ہیں انفرادی طور پر لیکن قومی طور پر نہیں اور قومی طور پر ذہانت کا وہ معیار نہیں ہے جو جاپانی قوم میں پایا جاتا ہے۔ اس لئے ان کو کوئی دنیا کی قوم شکست نہیں دے سکتی۔ اب اگلا قدم یہ ہے کہ اگر ذہین ہیں تو خدا کا سچا تصور اگر پیش کیا جائے، اگر مذہب کا ایسا تصور پیش کیا جائے جو عقلوں کو بھی مطمئن کرتا ہے تو یہ قومیں اس کو قبول کرنے کے لئے پہلے سے تیار بیٹھی ہیں۔ آدھی جنگ تو یہ جیت چکے ہیں یعنی اخلاق کی جنگ اور عملی نمونہ سے یہ مسلمان ہو چکی ہیں اب اگلا قدم ہے خدا سے ان کا تعلق قائم کرنا وہ آپ کا کام ہے آپ یہ تعلق قائم کروائیں اور اسلام کو جیسا کہ ہم سمجھتے ہیں ایک نہایت ہی معقول دلائل سے بھرا ہوا مذہب جو عقل اور منطق سے اپنی صداقت کو منوانے کی طاقت رکھتا ہے۔ اس رنگ میں اگر آپ اسلام کو ان کے سامنے پیش کریں تو چونکہ ذہین (Intelligent) قومیں ہیں یہ اس اسلام کو قبول کرنے کے لئے تیار ہوں گی۔ اگر ایسا آپ نے نہ کیا تو ان کی اگلی نسلیں مذہب سے اور ان اخلاق سے بھی دور ہٹ جائیں گی کیونکہ میں یہاں دیکھ رہا ہوں کہ مغربی قوموں کے بد اخلاق اور مادہ پرستی کے اثرات جاپان میں ظاہر ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ ان کی نئی نسلوں میں نہ صرف دہریت بڑی کھلم کھلا آرہی ہے، مذہب سے دوری بلکہ ان کی نئی نسلوں میں مغربی چمک دمک سے متاثر ہونے کے رجحانات بڑھتے جا رہے ہیں اور وہ گندی عادتیں جو وقتی لذت کی خاطر ان قوموں نے اختیار کی ہیں کہ جس طرح بھی ہو اپنی حیوانی تمناؤں کو پورا کیا جائے اور چاہے اس کے نتیجے میں سوسائٹی درہم برہم ہو جائے، یہ رجحانات ان کی نوجوان نسلوں میں داخل ہونا شروع ہو چکے ہیں۔ اس لئے اگر

جماعت احمدیہ نے اس سے پہلے کہ یہ قومیں ان بدیوں کے ہاتھ میں فروخت ہو جائیں ان تک اسلام کا سچا پیغام نہ پہنچایا تو ان کی آئندہ نسلوں کی حفاظت کی کوئی ضمانت نہیں ہوگی۔ ان بدیوں میں مبتلا ہونے کے بعد جاپانی اخلاق کی حفاظت نہیں ہوسکتی۔ ان کے ساتھ یہ تصادم رکھتی ہیں یہ بدیاں اور جب یہ سرایت کریں گی تو آہستہ آہستہ ان کا پرانا معاشرہ ان کی، ان کا روائتی حسن خلق، ان کی ذہانت تک بھی برے رنگ میں اس سے متاثر ہوگی۔

اس لئے جماعت احمدیہ سے چونکہ انہوں نے حسن سلوک کیا ہے آپ کا فرض ہے کہ اس حسن سلوک کا بہتر حسن سلوک سے جواب دیں اور ان کو تیزی کے ساتھ سچے مذہب کی طرف مائل کریں اور خدا کی طرف مائل کریں اور اپنے نمونے سے بتائیں کے ہم اہل خدا ہیں، ہم خدا والے لوگ ہیں، خدا ہماری دعاؤں کو سنتا ہے، ہم سے محبت رکھتا ہے ہماری باتوں کا جواب دیتا ہے اور یہ نمونہ ایسا ہے جو تم بھی اپنی ذات میں دیکھ سکتے ہو۔ ہم کسی دور کے خدا کی بات نہیں کر رہے۔ ایسے خدا کی بات کر رہے ہیں جو تمہارے دل سے بھی زیادہ قریب ہے۔ اس رنگ میں آپ ان کو خدا کے قریب کریں تو مجھے یقین ہے کہ یہ اس مقصد کے لئے تیار بیٹھے ہیں اور اگر جاپان اللہ کے فضل سے احمدی مسلمان ہو جائے تو دنیا میں عظیم تغیر برپا ہو سکتے ہیں۔ اتنے عظیم الشان تغیر برپا ہو سکتے ہیں کہ آپ ان کا تصور بھی نہیں کر سکتے کہ کس تیزی کے ساتھ دنیا میں عظیم انقلاب رونما ہوں گے۔

تو اس لحاظ سے اسلام کی محبت کا بھی یہی تقاضا ہے۔ ان قوموں کے حسن خلق کی جزا کا بھی یہی تقاضا ہے کہ آپ سب جو یہاں بیٹھے ہوئے ہیں اپنے آپ کو ہرگز پاکستان کا نمائندہ نہ بنائیں بلکہ خدا اور اسلام کا نمائندہ بنائیں۔ جہاں کہیں سے بھی آئیں خدا کے نمائندے کے طور پر آئیں اور اپنی زندگی کو اس رنگ میں ڈھالیں جو خدا کے نمائندے کے لئے زیب دیتی ہو۔ اس کی شان کے خلاف نہ ہو۔ اللہ اس کی توفیق عطا فرمائے اور آپ ہی لوگوں میں سے خدا وہ خوش نصیب پیدا کرے جو ان قوموں کے دل فتح کرنے والے ہوں۔